More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سبق 4

حکومت

(Government)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات	58
02	حصہ ب مختصر سوالات کے جوابات	59
	مجلس قانون ساز کے فرائض و اختیارات	59
	مقننہ کی تنظیم	59
	عاملہ کی تعریف اور فرائض و اختیارات	60
	عدلیہ کے اختیارات و فرائض	60
	جمہوریت کی خوبیاں اور خامیاں	61
	آمریت کی خوبیاں اور خامیاں	61
	عمدہ حکومت کے اوصاف	62
	خلیفہ کے فرائض	62
03	حصہ ج بیانیہ سوالات کے جوابات	63
	حکومت کی تعریف اور عاملہ کے فرائض و اختیارات	63
	مقننہ کے اختیارات و فرائض	65
	عدلیہ کی اہمیت اور فرائض	66
	جمہوریت کی تعریف، خوبیاں اور خامیاں	68
	آمریت کی خوبیاں اور خامیاں	70
	عمدہ حکومت کے اوصاف	72
	خلافت کی تعریف اور فرائض	72
04	درسی کتاب کی مشق	74

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لیے درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

-1 حکومت ریاست کے اتنے لازمی عناصر میں سے ایک عنصر ہے:

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

-2 یہ حکومت کی روح ہے:

(الف) عدلیہ (ب) مقننہ (ج) عاملہ (د) قانون

-3 اسے مجلس قانون ساز بھی کہلاتی ہے:

(الف) مقننہ (ب) عاملہ (ج) عدلیہ (د) اسمبلی

-4 پارلیمانی طرز حکومت میں اس کو عاملہ پر مکمل عبور ہوتا ہے:

(الف) حکومت (ب) ریاست (ج) عدلیہ (د) مقننہ

-5 اٹھارہویں صدی تک عموماً اتنے ایوان مقننہ کا رواج تھا:

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

-6 قوانین کا نفاذ کرتا ہے:

(الف) عاملہ (ب) مقننہ (ج) عدلیہ (د) قانون ساز مجلس

-7 کتاب ''جدید جمہوریتوں'' اس مفکر نے لکھی ہے:

(الف) لاسکی (ب) افلاطون (ج) ارسطو (د) لارڈ برائس

-8 آمریت کا بنیادی اصول ہے:

(الف) طاقت اور جبر (ب) نرمی اور شائستگی (ج) صلاح و مشورہ (د) برائی کا خاتمہ

جوابات

(1) ب (2) د (3) ب (4) الف (5) د

(6) الف (7) د (8) الف

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ ب مختصر جواب کے سوالات

سوال نمبر 1 مقننہ یا مجلس قانون ساز کے فرائض واختیارات مختصراً بیان کیجیے۔ Karachi Board 2011

جواب: مجلس قانون ساز کے فرائض واختیارات:

مقننہ یا مجلس قانون ساز کے فرائض واختیارات کو ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

(i) مقننہ یا مجلس قانون ساز کا اولین فریضہ قانون سازی کرنا ہے۔

(ii) مقننہ عوامی شکایت کے ازالے کا اہم ترین شعبہ ہے۔

(iii) پارلیمانی طرزِ حکومت میں مقننہ کو عاملہ پر مکمل کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔

(iv) تمام وزراء مقننہ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

(v) مقننہ کو کچھ عدالتی اختیارات سے بھی نوازا گیا ہے۔

(vi) جمہوری ممالک میں بھی مقننہ کو عاملہ پر بھرپور کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔

(vii) مقننہ اگر چاہے تو ملک کے دستور میں ترمیم کرسکتی ہے۔

(viii) کچھ ممالک کی مقننہ کو انتخابی فرائض بھی دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 2 مقننہ کی تنظیم کے مختلف ممالک میں کتنے طریقے رائج ہیں؟ ہر طریقے کو مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: مقننہ کی تنظیم:

مختلف ممالک میں مقننہ کی تنظیم کے دو مختلف طریقے رائج ہیں۔

(i) اگر مقننہ ایک ایوان پر مشتمل ہو تو اس قسم کی مقننہ 'ایک ایوانی مقننہ یا (Unicameral) کہلاتی ہے۔

(ii) اگر مقننہ میں دو ایوان شامل ہوں تو اس قسم کی مقننہ 'دو ایوانی مقننہ (Bicameral) کہلاتی ہے۔

ایک ایوانی مقننہ:

ایک ایوانی مقننہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ عوامی نمائندے عموماً براہ راست بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ایک ایوان مقننہ کا نظام 1956ء سے 1962ء تک نافذ العمل رہا۔ جسے قومی اسمبلی بھی کہا جاتا ہے۔

دو ایوانی مقننہ:

پاکستان میں اس وقت دو ایوان مقننہ کا نظام رائج ہے جس میں ایک ایوان کو قومی اسمبلی اور دوسرے ایوان کو سینیٹ کا نام دیا گیا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

دوایوان مقننہ میں ایک کو ایوان بالا اور دوسرے کو ایوان زیریں کہا جاتا ہے۔ ایوان زیریں کے ارکان کو عام ووٹر منتخب کرتے ہیں جبکہ ایوان بالا کی تشکیل کے بارے میں مختلف ممالک میں مختلف طریقہ کار اپنائے گئے ہیں۔

سوال نمبر 3 عاملہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نیز عاملہ کے فرائض و اختیارات مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: عاملہ یا انتظامیہ:

عاملہ حکومت کا وہ شعبہ ہے جو مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین اور عدالت کے کیے ہوئے فیصلوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وسیع معنوں میں عاملہ سے مراد سربراہ مملکت اور حکومت سے لے کر ایک ادنیٰ اہلکار تک ہے جو قانون کو نافذ کرتے ہیں جبکہ محدود معنوں میں عاملہ سے مراد سربراہ مملکت، وزیراعظم اور کابینہ ہے۔

عاملہ کے فرائض و اختیارات:

(i) عاملہ کا اولین فریضہ نفاذ قوانین ہے۔ عاملہ ہی دراصل عدلیہ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔

(ii) سفیروں، ہائی کمشنروں، قونصلروں اور دیگر سفارتی عملے کا تقرر عاملہ ہی کرتی ہے۔

(iii) عاملہ دوسرے ملک سے تجارتی اور دفاعی معاہدات بھی کرتی ہے۔

(iv) پارلیمانی طرز حکومت میں عاملہ قانون سازی کے سلسلے میں مقننہ کی رہنمائی کرتی ہے۔

(v) سرکاری مالیات سے متعلق بھی عاملہ اہم فرائض سرانجام دیتی ہے۔

(vi) عاملہ بعض عدالتی فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔

سوال نمبر 4 عدلیہ کے اختیارات و فرائض مختصر بیان کیجیے۔

Karachi Board 2006

جواب: عدلیہ کے اختیارات و فرائض:

عدلیہ کے اہم اختیارات و فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اگر قانون غیر واضح ہو تو عدلیہ اس قانون کو واضح کرتی ہے۔

(ii) عدلیہ کے بنائے ہوئے قانون کو ''جج کا بنایا ہوا قانون'' کہتے ہیں۔

(iii) جمہوری ممالک میں پارلیمانی قانون کے ذریعے شہریوں کو بہت سی آزادیاں اور حقوق عطا کرتی ہے۔

(iv) عدلیہ، مقدمات کے فیصلے منصفانہ تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کرتی ہے۔

(v) شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کا اختیار بھی عدلیہ کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

(vi) جمہوری ممالک میں عدلیہ دستور کی محافظ ہوتی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(vii) عدلیہ، حکومت کے دوسرے شعبوں مثلاً عاملہ اور مقننہ کو قانونی مشورے بھی دیتی ہے۔

(viii) اعلیٰ عدالتیں، ماتحت عدالتوں کے فیصلوں میں ترمیم کرنے، منسوخ کرنے یا بحال رکھنے کا اختیار رکھتی ہیں۔

سوال نمبر 5 جمہوریت کی خوبیاں اور خامیاں مختصراً بیان کیجیے۔

Karachi Board 2007-10-11

جواب: **جمہوریت کی خوبیاں:**

جمہوریت کی خوبیاں اور خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) جمہوریت کی سب سے پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ انسانی آزادی اور مساوات کے تصور پر قائم ہے۔

(ii) جمہوری نظام میں ہر فرد کو ہر قسم کی معاشی، سیاسی اور سماجی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

(iii) جمہوری حکومت میں ذمہ داری کا احساس موجود ہوتا ہے۔

(iv) جمہوری حکومت میں باہمی رواداری کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

(v) جمہوریت شہریوں میں حب الوطنی، ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔

جمہوریت کی خامیاں:

(i) جمہوری نظام کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس نظام کے تحت نااہل افراد دولت یا جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے انتخابات جیت جاتے ہیں یعنی کہ جمہوریت نااہلوں کی حکومت ہوتی ہے۔

(ii) جمہوری نظام میں حکومت کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔

(iii) جمہوریت پر ایک اور الزام یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ ایک سست اور کمزور طرزِ حکومت ہے۔

(iv) جمہوری نظام میں منصوبہ بندی میں تسلسل کا فقدان پایا جاتا ہے۔

(v) جمہوریت ایک پیچیدہ نظامِ حکومت ہے۔

سوال نمبر 6 آمریت کی خوبیاں اور خامیاں مختصراً بیان کیجیے۔ (2009-2011)

جواب: **آمریت:**

آمریت کی خوبیاں اور خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

آمریت کی خوبیاں:

(i) آمریت کی سب سے پہلی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک مضبوط اور مستحکم حکومت ہے۔

(ii) آمریت ہنگامی حالت اور بحران کے دور میں بڑی مؤثر حکومت ثابت ہوتی ہے۔

(iii) آمریت میں سیاسی اور انتظامی عہدوں پر قابل افراد کا تقرر کیا جاتا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(iv) آمریت میں ملکی دفاع اور عسکری قوت میں اضافہ پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔

(v) آمریت میں چوں کہ سیاسی استحکام ہوتا ہے اس لیے معاشی ترقی کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

آمریت کی خامیاں:

(i) آمریت کا بنیادی اصول ہی طاقت اور جبر ہے۔

(ii) آمریت غیر یقینی حکومت ہوتی ہے۔

(iii) آمریت بین الاقوامی امن کی دشمن ہوتی ہے۔

(iv) آمریت میں عوام کو آزادی اور حقوق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

(v) آمریت غیر جمہوری اور غیر ذمہ دار حکومت ہوتی ہے۔

سوال نمبر 7 عمدہ حکومت کے اوصاف مختصر بیان کیجیے۔

جواب: **عمدہ حکومت کے اوصاف:**

عمدہ حکومت کے اوصاف مندرجہ ذیل ہیں:

(i) قانون کی حکمرانی قائم کرتی ہے۔

(ii) جبر اور تشدد سے گریز کرتی ہے۔

(iii) شہریوں کے حقوق اور آزادیوں کا مکمل احترام کرتی ہے۔

(iv) تمام شہریوں کی فلاح و بہبود اور خوشیوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

(v) جمہوری اقدار پر یقین رکھتی ہے۔

(vi) عوام کی بنیادی ضروریاتِ زندگی پورا کرنے پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔

سوال نمبر 8 خلیفہ کے فرائض مختصر بیان کیجیے۔

جواب: **خلیفہ کے فرائض:**

خلیفہ کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

(i) خلیفہ کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ خلافت کے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور رسولؐ کی سنت کے مطابق چلائے۔

(ii) خلیفہ کا دوسرا اہم فرض یہ ہے کہ وہ ملک میں امن و امان کی فضا قائم رکھے۔ علاوہ ازیں دنیا میں امن قائم کرنا اور شر کو ختم کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

(iii) خلیفہ کا یہ بھی اہم فریضہ ہے کہ وہ کفر کا انسداد کرے اور اسلام کی تبلیغ کرے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(iv) خلیفہ کا ایک اور اہم فریضہ معاشرے کی اصلاح کرنا بھی ہے۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص پیدا کیا جائے۔ امیر و غریب کو بلاتفریق یکساں حقوق دیے جائیں۔ نیکی کی تلقین کی جائے اور بدی سے روکا جائے۔

(v) خلیفہ کا یہ بھی اہم فریضہ ہے کہ وہ تمام کاموں کو اہل الرائے افراد سے مشاورت کر کے سرانجام دے۔

(vi) عدل وانصاف کا قیام بھی خلیفہ کا ایک اہم فرض ہے۔

(vii) خلیفہ پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ امور سلطنت کی نگرانی کرے اور تمام واقعات سے باخبر رہے۔ دیانتدار لوگوں کو حاکم و عامل مقرر کرے۔ ملکی مالیات اور اقتصادیات کی نگرانی بھی خلیفہ کے فرائض میں شامل ہے۔

حصہ ج تفصیلی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1 حکومت سے کیا مراد ہے نیز عاملہ کے فرائض واختیارات بیان کیجیے۔

جواب: حکومت (Government):

حکومت ایک ایسی تنظیم ہے جو کسی ریاست کے آئین کو عملی جامہ پہنانے اور اس کے نظم و نسق کو چلانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ قانون حکومت کے قیام و بقا کا باعث، ریاست کے انتظام اور افراد کے طرزِ عمل کو متعین کرنے کا وسیلہ بنتا ہے۔ گویا قانون حکومت کی روح ہوتا ہے۔ اس کے بغیر حکومت کے لیے اپنے فرائض کو سرانجام دینا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔ اس لیے جب ہم حکومت کے طریقہ کار پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دینے کے لیے قانون سازی کرتی ہے۔ اس کے ذریعے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور قانون کو نافذ کرتی ہے۔ حکومت یہ کام اپنے تین شعبوں یعنی مقننہ، عاملہ اور عدلیہ کے ذریعے کرتی ہے۔ مقننہ یا مجلس قانون ساز ملک کے لیے قوانین وضع کرتی ہے۔ عاملہ قوانین کا نفاذ عمل میں لانے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور عدلیہ قانون کی تعبیر و تشریح کرتی ہے اور قانون کے مطابق مقدمات کے فیصلے کرتی ہے۔

عاملہ کے فرائض واختیارات:

عاملہ کے اہم فرائض واختیارات حسب ذیل ہیں:

1۔ عاملہ کے انتظامی فرائض:

عاملہ کا سب سے اہم فرض قوانین کا نفاذ کرنا ہے۔ عدلیہ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ جمہوری ممالک میں عاملہ بہت سارے

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

ایسے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے جن کا مقصد محض قانون کا نفاذ نہیں ہوتا بلکہ ان کا مقصد عوامی فلاح و بہبود ہوتا ہے۔ مثلاً تحقیقی تجربہ گاہیں، اسکول، مدرسے اور اسپتال قائم کرنا، مواصلات، زراعت، تعلیم، صحت عامہ وغیرہ کی دیکھ بھال کرنا وغیرہ۔ ان امور کی انجام دہی میں ساری حکومتی مشینری عاملہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

2۔ عاملہ کے دفاعی فرائض:

اس فرض کا تعلق جنگ اور مسلح افواج کی کمان سے ہے۔ بعض ممالک میں عاملہ کو اعلان جنگ کے بھی اختیارات دیے گئے ہیں۔ برطانوی عاملہ اعلان جنگ کرسکتی ہے۔ امریکا میں عاملہ کو اعلان جنگ کے لیے کانگریس یعنی مقننہ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔ جنگی حالات میں عاملہ کے اختیارات میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔ عاملہ شہریوں کے بنیادی حقوق تک معطل کرسکتی ہے۔ ہنگامی حالت میں ملک کے کسی مخصوص حصے میں مارشل لاء نافذ کرسکتی ہے۔

3۔ عاملہ کے سفارتی فرائض:

سفارتی فرائض کا تعلق خارجہ امور سے ہوتا ہے غیر ممالک سے تعلقات قائم کرتے وقت عاملہ اپنے ملک کی نمائندگی کرتی ہے سفیروں، ہائی کمشنروں، قونصلروں اور دیگر سفارتی عملے کا تقرر عاملہ ہی کرتی ہے۔ عاملہ دوسرے ملک سے تجارتی اور دفاعی معاہدے بھی کرتی ہے۔

4۔ عاملہ کے قانون سازی کے فرائض:

قانون سازی بنیادی طور پر مقننہ کا کام ہے مگر موجودہ جمہوری ریاستوں میں عاملہ بھی قانون سازی میں شریک ہوگئی ہے۔ پارلیمانی طرزِ حکومت میں قانون سازی میں عاملہ کا حصہ صدارتی طرزِ حکومت کی نسبت زیادہ ہے۔ پارلیمانی طرزِ حکومت میں عاملہ قانون سازی کے سلسلے میں مقننہ کی رہنمائی کرتی ہے جبکہ صدارتی نظام حکومت میں عاملہ براہ راست مقننہ کے قانون سازی کے امور میں مداخلت نہیں کرتی لیکن صدر بوقت ضرورت آرڈیننس جاری کرسکتا ہے۔ امریکی صدر مقننہ کے بنائے ہوئے قانون کو ویٹو (VETO) بھی کرسکتا ہے۔

5۔ عاملہ کے مالیاتی فرائض:

سرکاری مالیات سے متعلق بھی عاملہ فرائض سرانجام دیتی ہے۔ عاملہ کا ''محکمہ مالیات'' مالیاتی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ بجٹ تیار کرنا، مقننہ سے بجٹ کی منظوری حاصل کرنا، منظور شدہ بجٹ کے مطابق رقم اکٹھی کرنا اور منظور شدہ مدوں پر خرچ کرنا اور آمدنی و خرچ کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنا عاملہ کے فرائض میں شامل ہے۔

6۔ عاملہ کے عدالتی فرائض:

عاملہ بعض عدالتی فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ سربراہِ مملکت مجرموں کی سزا کم یا معاف کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں عاملہ کا ''محکمہ قانون و انصاف'' عدلیہ کے نظام کی نگرانی کرتا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

Karachi Board 2011

سوال نمبر 2 جمہوری مملکت میں مقننہ کے فرائض اور اختیارات بیان کیجیے۔

جواب: مقننہ کے فرائض اور اختیارات:

مقننہ کے اہم فرائض اور اختیارات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ قانون سازی:

مقننہ کا بنیادی فرض قانون سازی ہے۔ وہ معاشرے کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کے مطابق قانون بناتی ہے۔ مقننہ میں بل کی صورت میں قانون پیش کیا جاتا ہے اور جب وہ بل مقننہ پاس کرتی ہے تو وہ قانون کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ عوامی اجلاس اور اختیارات کے ذریعے بھی بلوں پر بحث و مباحثے ہوتے ہیں اور مقننہ عوام کی رائے کو مدنظر رکھ کر قانون پاس کرتی ہے۔

2۔ دستور میں ترمیم:

کسی مملکت کا دستور وہ بنیادی قانون ہوتا ہے جو اس حکومتی اور قانونی نظام کی تشکیل کرتا ہے۔ دستور میں حکومتی شعبوں کے باہمی روابط اور ان کے شہریوں کے درمیان روابط کو متعین کیا جاتا ہے۔ مقننہ دستور میں ترمیم کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔ پاکستان کی مجلس شوریٰ دستور کے ایک حصے یعنی وفاقی امور کی فہرست میں ترمیم کرنے کی مجاز ہے۔ امریکی کانگریس دستور میں ترمیم کرنے کی تجاویز پیش کرتی ہے اور تین چوتھائی (3/4) ریاستیں اس کی منظوری دیتی ہیں۔

3۔ مالی امور پر مقننہ کنٹرول:

جمہوری ممالک میں مالیاتی امور پر بھی مقننہ کا کنٹرول ہوتا ہے۔ حکومت مالی سال کے شروع میں بجٹ تیار کرکے مقننہ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جس پر مقننہ غور و خوض کرکے منظوری دیتی ہے۔ علاوہ ازیں نئی تشکیل، نئے ٹیکس لگانے اور سابقہ ٹیکسوں میں رد و بدل کا اختیار بھی مقننہ ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

4۔ مقننہ کا عاملہ پر کنٹرول:

پارلیمانی طرزِ حکومت میں مقننہ عاملہ پر پورا کنٹرول رکھتی ہے۔ وزراء اس کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں اور کابینہ اس وقت تک برسرِ اقتدار رہ سکتی ہے جب تک اسے مقننہ کا اعتماد حاصل رہے۔ صدارتی طرزِ حکومت میں مقننہ کا عاملہ پر براہ راست کنٹرول نہیں ہوتا لیکن پھر بھی وہ دوسرے طریقوں سے اسے کنٹرول کرتی ہے مثلاً اس کے مجوزہ اخراجات کو کم کرسکتی ہے یا ان پر پابندی لگا سکتی ہے۔ امریکی سینیٹ کو صدر کی جانب سے کی گئی اہم تقرریوں اور دوسرے ممالک کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو منظور کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس اختیار کی رُو سے سینیٹ بڑی حد تک صدر کی داخلی اور خارجی پالیسیوں کو متاثر کرسکتا ہے۔

5۔ مقننہ کے عدالتی اختیارات:

مقننہ کو بعض عدالتی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکا، پاکستان اور بھارت میں مرکزی مقننہ صدر پر مقدمہ چلا کر اسے عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔ برطانیہ میں ایوان بالا یعنی دارالامراء ملک کی اپیلیں سننے والی سب سے بڑی عدالت ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

6۔ مقننہ کے انتخابی فرائض:

بعض ممالک کی مقننہ کے ذمے انتخابی فرائض بھی ہیں۔ پاکستان کی مجلس شوریٰ اور صوبائی اسمبلیاں مل کر صدر مملکت کا انتخاب کرتی ہیں۔ امریکا میں ایوان نمائندگی صدر کو اس صورت میں منتخب کرتا ہے جب کوئی صدارتی امیدوار قطعی ووٹ کی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

7۔ عوامی شکایات کا ازالہ:

مقننہ عوامی شکایات کے ازالے کا اہم شعبہ ہے۔ مقننہ کے اراکین عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے حکومت پر تنقید کر کے عوامی شکایات کو دور کرتے ہیں۔ یعنی تحریک التواء حکومت کے احتساب کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔

سوال نمبر 3 عدلیہ کی اہمیت اور فرائض بیان کیجیے۔ Karachi Board 2006-2010

جواب: عدلیہ کی اہمیت (Importance of Judiciary):

عدلیہ حکومت کا وہ شعبہ ہے جس کے ذریعے عام لوگ اپنے معاملات میں انصاف حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے ان کا قانون سے براہ راست تعلق پیدا ہوتا ہے۔ عدلیہ مقننہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے اور عاملہ عدلیہ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہناتی ہے۔ اگر قانون توڑنے والوں یا خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا نہ دی جائے تو قانون کی ساری اہمیت ختم ہو جائے گی اور ملک میں افراتفری پھیل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قانون کی نگہداشت کرنے اور مجرم کو سزا دینے کے لیے عدالتیں قائم کی جاتی ہیں۔ لارڈ برائس (Lord Bryce) اپنی کتاب ''جدید جمہوریتوں'' میں لکھتا ہے: ''اگر قانون کو بددیانت طریقوں سے نافذ کیا جائے تو زندگی کڑوی ہو جاتی ہے اور اگر قانون کا نفاذ بددلی سے کیا جائے تو امن کی گارنٹی ختم ہو جاتی ہے کیوں کہ امن و امان سے وقت قائم رہتا ہے۔ جب قانون کو سختی سے نافذ کیا جائے اور اگر عدل کی شمع بجھ جائے تو ناانصافی کا ہولناک اندھیرا پھیل جاتا ہے۔''

موجودہ جمہوری ریاستوں میں عدلیہ قانون کی حکمرانی اور عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے میں موثر اور گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے اور حکمران جماعت کو من مانی کرنے سے روکتی ہے۔

عدلیہ کے فرائض و اختیارات: عدلیہ کے اہم اختیارات و فرائض حسب ذیل ہیں۔

1۔ قانونی تشریح اور وضاحت:

اگر قانون مبہم اور غیر واضح ہو تو عدالت اس کی تشریح و توضیح کرتی ہے۔ اس کے مفہوم کا تعین کرتی ہے۔ بعض معاملات میں قانون بالکل خاموش ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں جج اپنی روشن ضمیری اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر فیصلہ کرتے ہیں۔ عدلیہ کا فیصلہ اس صورت میں قانونی نظیر یعنی مثال کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اس طرح عدلیہ قانون بھی تخلیق کرتی ہے اور اس قانون کو اصطلاحاً جج کا بنایا ہوا قانون (Judge Made Law) کہا جاتا ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

2۔ شہریوں کو آزادی اور تحفظ حقوق کی مراعات:

جمہوری ممالک میں پارلیمان کے ذریعے شہریوں کو بہت سی آزادیاں اور حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی فرد، جماعت یا انتظامیہ ان حقوق میں مداخلت کرے یا ان کو غصب کرنے کی کوشش کرے تو عدلیہ اسے ایسا کرنے سے روک سکتی ہے۔

3۔ مقدمات کے فیصلے:

شہریوں کے اپنے درمیان یا شہریوں اور حکومت کے درمیان کئی تنازعات ہوتے ہیں۔ جب یہ تنازعات عدالت کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو عدالت انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فیصلہ دیتی ہے۔

4۔ عدلیہ بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضامن:

جمہوری ریاستیں اپنے دستور کے ذریعے شہریوں کو جو حقوق عطا کرتی ہیں انہیں بنیادی حقوق کہا جاتا ہے۔ ان حقوق کی حفاظت اور نگہبانی کا اختیار بھی عدلیہ کو دیا جاتا ہے۔ عدلیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کے منافی تمام انتظامی احکامات اور مقننہ کے قوانین کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

5۔ عدلیہ دستور کی محافظ:

جمہوری ممالک میں عدلیہ دستور کی محافظ ہوتی ہے۔ دستور ملک کا سب سے بڑا اور اعلیٰ قانون ہے۔ مرکزی یا صوبائی حکومت دستور کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی۔ دستور کی تشریح اور وضاحت کرنا بھی سپریم کورٹ کا کام ہے۔ اگر مقننہ کوئی ایسا قانون بنائے یا عاملہ کوئی ایسا حکم جاری کرے جو دستور کے منافی ہو تو ایسی صورت میں عدلیہ مقننہ کے بنائے ہوئے قانون کو اور عاملہ کے جاری کردہ حکم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ عدلیہ کے اس اختیار کو "عدالتی نظر ثانی کا اختیار" کہتے ہیں۔

6۔ قانونی مشاورتی اختیارات:

عدلیہ حکومت کے دوسرے شعبوں عاملہ اور مقننہ کو قانونی مشورے بھی دیتی ہے۔ مشورے دینے میں عدالت فیصلہ نافذ نہیں کرتی بلکہ صرف قانونی حقائق سے آگاہ کرتی ہے۔ اس مشورے کی پابندی عاملہ یا مقننہ پر لازمی نہیں ہوتی لیکن عملی طور پر عدالت کے مشورے کے خلاف کام کرنا بہت دشواریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لیے عموماً مشورے کے مطابق ہی عمل کیا جاتا ہے۔

7۔ نگرانی اور اپیلیں سننا:

اعلیٰ عدالتیں ماتحت عدالتوں کے کام کی نگرانی کرتی ہیں اور ان کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں بھی سنتی ہیں۔ اعلیٰ عدالتیں ماتحت عدالتوں کے فیصلوں میں ترمیم کرنے، منسوخ کرنے یا بحال رکھنے کا اختیار رکھتی ہیں۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال نمبر 4 جمہوریت کیا ہے؟ اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کیجیے۔

جواب: جمہوریت کا مفہوم اور تعریف:

مختلف مفکرین نے جمہوریت کی تعریف مختلف انداز میں بیان کی ہے۔

امریکی صدر ابراہام لنکن (Abraham Lincoln):

''جمہوریت عوام کی حکومت' عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے ہوتی ہے۔''

پروفیسر سیلے (Seley) کے مطابق:

''جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں ہر شخص حصہ لیتا ہے۔''

پروفیسر ڈائسی (Dicey) کے مطابق:

''جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں عاملہ قوم کے پورے حصہ پر مشتمل ہوتی ہے۔''

لارڈ برائس (Lord Bryce) کے مطابق:

''جمہوریت ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں اقتدارِ اعلیٰ مجموعی طور پر سارے معاشرے کے سپرد ہو۔''

پروفیسر گیٹل (Gettel) کے نزدیک:

''جمہوریت ایسا نظامِ حکومت ہے جس کے تحت آبادی کا ایک بڑا حصہ اقتدارِ اعلیٰ کے اختیارات کے استعمال میں حصہ دار بننے کا حق رکھتا ہے۔''

جمہوریت کی خوبیاں (Merits of Democracy):

1۔ ذمہ داری کا احساس:

جمہوری نظام میں حکومت عوام کی منتخب کردہ ہوتی ہے اور اسے چار یا پانچ سال بعد دوبارہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ عوام کے مفاد کا پورا پورا خیال رکھتی ہے۔

2۔ سیاسی شعور:

جمہوریت میں عوام براہ راست حکومتی امور میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے نمائندوں کے طرزِ عمل پر نظر رکھتے ہیں جس کی وجہ سے عوام کے سیاسی شعور میں پختگی آتی ہے اور انتخاب کے موقع پر عوام کے مابین اشتراکِ عمل سے سیاسی تربیت ہوتی ہے۔

3۔ باہمی رواداری کے جذبات:

جمہوری نظام میں باہمی رواداری کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ اس نظام میں باہمی اختلافِ رائے کو بڑے صبر و تحمل سے سنا جاتا ہے اور دلائل کی زبان سے ایک دوسرے کو قائل کیا جاتا ہے۔ جمہوریت میں ایک عام آدمی سربراہِ مملکت و حکومت پر تنقید کر سکتا ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

4۔ حب الوطنی اور ایثار و قربانی کے جذبات:

جمہوریت شہریوں میں حب الوطنی' ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دیتی ہے۔ دراصل جمہوریت میں عوام اور حکومت ایک دوسرے کو اپنا سمجھتے ہیں جس سے حب الوطنی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

5۔ عوامی فلاح و بہبود:

جمہوریت کا نصب العین زیادہ سے زیادہ افراد کے لیے زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبود ہے۔ حکومت منصوبہ بندی کے ذریعے ایسے حالات پیدا کرتی ہے جس سے عام آدمی اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ ایک صحت منداور سلجھی ہوئی زندگی بسر کرے۔

جارج برناڈ شا (George Bernad Shaw):

''جمہوریت سے مراد ایک ایسا سماجی نظام ہے جس کے پیش نظر ملک کی کل آبادی ہوتی ہے کہ نہ کسی مخصوص طبقے یا حصے کی فلاح و بہبود۔''

جمہوریت کی خامیاں (Demerits of Democracy):

1۔ کمزور اور سست طرز حکومت:

جمہوریت پر ایک الزام یہ ہے کہ یہ ایک کمزور اور سست طرزِ حکومت ہے۔ بعض ضروری قوانین محض اس لیے پاس نہیں کیے جاتے کہ ووٹر حضرات ناراض نہ ہو جائیں۔ حکمران جماعت کی نظر صرف آئندہ انتخابات پر لگی ہوتی ہے۔

2۔ مشترکہ ذمہ داری:

جمہوریت میں اکثریتی پارٹی کی مشترکہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اس لیے انفرادی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ارکان تساہل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثل مشہور ہے ''مشترکہ ذمہ داری کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔''

3۔ غیر تسلسل منصوبہ بندی:

جمہوریت میں ہر پارٹی کا اپنا اپنا منشور ہوتا ہے۔ جو پارٹی بھی برسراقتدار آتی ہے اپنے منشور کے لحاظ سے منصوبہ بندی کرتی ہے۔ اس لیے مسلسل منصوبہ بندی میں تسلسل کا فقدان رہتا ہے۔

4۔ سماجی برائیوں کی حوصلہ افزائی:

نقادوں کا کہنا ہے کہ یہ نظام دبدیانتی' فریب اور دوسری سماجی برائیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ انتخاب جیتنے کے لیے ہر قسم کی چالیں چلی جاتی ہیں۔ انتخاب میں اکثر سرمایہ داروں کے نمائندے مقننہ کے لیے منتخب ہو کر آجاتے ہیں اور وہ عوام کے بجائے سرمایہ داروں کے مفاد میں قوانین بناتے ہیں۔ اس طرح جمہوریت محض فریب ہو کر رہ جاتی ہے۔ حقیقی جمہوریت اسی وقت ممکن ہے جب معاشی عدم مساوات ختم ہو جائے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

5۔ مختلف گروہ اور جماعتیں:

جمہوریت کی بدولت معاشرہ مختلف گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہو جاتا ہے جس سے قومی یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ حمایت اور مخالفت کے فیصلے حق و باطل پر نہیں کیے جاتے بلکہ جماعتی وابستگیوں کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں اور حکومت کی نئی شکل یوں بن جاتی ہے۔

''ایک پارٹی کی حکومت' ایک پارٹی کے ذریعے حکومت اور ایک پارٹی کے کارکنان کے لیے حکومت''

سوال نمبر 5: آمریت کی خوبیوں اور خامیوں پر روشنی ڈالیے۔

جواب: آمریت کی خوبیاں اور خامیاں:

ڈاکٹر گوچ (Dr. Gooch) لکھتے ہیں:

''آمریت ایسے وقت قائم ہوتی ہے جب ملک کی سیاسی فضا بڑی مایوس کن ہو اور ملکی معاملات خاصی نازک صورت حال اختیار کر چکے ہوں۔ افراتفری اور انتشار کی ایسی کیفیت میں عوام ذہنی طور پر ہر اچھی یا بری چیز کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آمر ایسی صورت حال سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اقتدار پر قبضہ کر لیتا ہے۔''

آمریت کی خوبیاں (Merits of Dictatorship):

آمریت کے حق میں عموماً حسبِ ذیل دلائل دیے جاتے ہیں:

1۔ آمریت مستحکم اور مضبوط نظامِ حکومت:

چونکہ آمریت میں سارے اختیارات ایک ہی شخص کے ہاتھ میں ہوتے ہیں وہ اپنے احکامات سختی سے منوا سکتا ہے اور مخالفین کو بالکل برداشت نہیں کرتا۔ وہ تمام ملکی وسائل اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے۔ لہٰذا آمریت ایک مضبوط اور مستحکم حکومت ہے۔

2۔ ہنگامی حالت کے لیے موزوں:

ہنگامی حالت یا بحران کے زمانے میں آمریت بڑی مؤثر حکومت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جمہوری حکومت میں بحث و مباحثہ زیادہ ہوتا ہے اور حکومت کمزور ہوتی ہے۔ اس کی کارکردگی بھی بہت اچھی نہیں ہوتی۔ ہر قدم اٹھاتے وقت حکومت یہ سوچتی ہے کہ اس کا اثر آئندہ انتخابات میں اس کے خلاف نہ پڑے۔

3۔ قابل افراد کا تقرر:

آمریت میں سیاسی اور انتظامی عہدوں پر قابل افراد کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اس سے انتظامی منصوبہ بندی پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

4۔ ملکی دفاع اور عسکری قوت میں اضافہ:

آمریت میں ملکی دفاع اور عسکری قوت میں اضافہ پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ بجٹ کا بڑا حصہ فوجی تنظیم اور دفاعی ضروریات پر

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

خرچ کیا جائے۔ جنگ عظیم اول (18-1914ء) کے بعد جرمنی اور اٹلی فوجی لحاظ سے پہلے درجے کی طاقتیں بن گئیں۔ یہ صرف آمروں کا کمال اور ان کی ذاتی محنت تھی۔

5۔ معاشی ترقی کے لیے بہتر منصوبہ بندی:

آمریت میں چوں کہ سیاسی استحکام ہوتا ہے۔ اس لیے معاشی ترقی کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے۔ معاشی ترقی کی بدولت ملک سے غربت اور بے روزگاری کم ہوتی ہے اور عوام کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ ایوب خان کے آمرانہ دورِ حکومت میں پاکستان کی معاشی ترقی اور خوشحالی میں کافی اضافہ ہوا۔

آمریت کی خامیاں (Demerits of Dictatorship):

آمریت میں مندرجہ ذیل خامیاں ہیں:

1۔ طاقت اور جبر:

آمریت کا بنیادی اصول ہی طاقت اور جبر ہے۔ اس نظام میں افراد کی آزادیاں چھین لی جاتی ہیں۔ لارڈ ایکٹن (Lord Acton) کا مشہور مقولہ ہے کہ "طاقت بدعنوان ہوتی ہے اور مطلق طاقت بدعنوان ہوتی ہے۔" قوت کا نشہ آمروں کو بالکل مست اور پاگل بنا دیتا ہے اور وہ عوام پر ظلم کرنے لگتے ہیں۔

2۔ آمریت غیر یقینی حکومت:

آمریت غیر یقینی حکومت ہوتی ہے۔ اس کی کوئی گارنٹی نہیں کہ کسی اچھے آمر کا جانشین بھی اچھا ہی ہوگا۔ آمر لائق اور باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا کیوں کہ اسے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ لوگ اس کے مدمقابل نہ آ جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اہل یا قابل جانشین نہیں ملتا۔

3۔ آمریت بین الاقوامی امن کی دشمن:

آمریت بین الاقوامی امن کی دشمن ہوتی ہے۔ آمریت میں جارحیت اور توسیع پسندی جائز ہے۔ امن اور صلح کی پالیسی کو بزدلی قرار دیا جاتا ہے۔

4۔ آزادی اور حقوق کا خاتمہ:

آمریت میں عوام کو آزادی اور حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس نظام میں انسانی شخصیت کی ترقی ناممکن ہے۔ اچھی حکومت وہی کہلائے گی جو اپنے شہریوں میں اچھا اخلاق، ایمانداری، محنت، خوداعتمادی اور جرأت کے اوصاف پیدا کرے۔ یہ خوبیاں صرف جمہوری طرزِ حکومت ہی شہریوں میں پیدا کر سکتی ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

Karachi Board 2006

سوال نمبر 6 عمدہ حکومت کے اوصاف بیان کیجیے۔

جواب: عمدہ طرزِ حکمرانی (Good Governance):

عمدہ طرزِ حکمرانی کا تعین حکمرانوں کے کردار اور کارکردگی سے ہوتا ہے۔ ایک عمدہ (اعلیٰ) حکومت کی بنیادی شرائط یا لوازمات حسب ذیل ہوتے ہیں۔

(i) قانونی حکمرانی قائم کرتی ہے۔

(ii) عوام کی بنیادی ضروریات زندگی (خوراک' لباس' رہائش' تعلیم و تربیت اور علاج وغیرہ) پوری کرنے پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔

(iii) اس کے پیش نظر کسی مخصوص فرد' خاندان یا طبقے کا مفاد نہیں ہوتا بلکہ تمام طبقات کے مفادات کو مدنظر رکھتی ہے۔

(iv) جبر و تشدد سے گریز کرتی ہے اور شہریوں کے حقوق اور آزادیوں کا پورا پورا احترام کرتی ہے۔

(v) تمام شہریوں کی فلاح و بہبود اور خوشیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ مزدوروں' بے روزگاروں' غریبوں' معذوروں اور حاجت مندوں کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔ لاک (Locke) نے لکھا ہے:

''عمدہ حکومت کا مقصد انسانیت کی بھلائی ہوتا ہے۔''

(vi) عمدہ حکومت سماجی اور معاشی ترقی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتی ہے تاکہ محدود وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کیا جا سکے۔ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو اور عوام کا معیار زندگی بلند ہو۔

(vii) جمہوری اقدار پر یقین رکھتی ہے۔ حزب اختلاف اور رائے عامہ کا احترام کرتی ہے اور وقت مقررہ پر انتخابات کے ذریعے پر امن آئینی طریقے سے اقتدار منتقل کرتی ہے۔

مشہور ماہر سیاسیات امریکی پروفیسر لاویل (Lowel) لکھتا ہے کہ:

''اچھی حکومت کی کسوٹی صرف یہی نہیں ہے کہ وہ عوام کو اچھی غذا فراہم کر رہی ہو یا آہنی پنجے سے نظامِ حکومت چلا رہی ہو' بلکہ اصل کسوٹی عوام کی کردار سازی ہے۔ اخلاق' دیانتداری' رواداری اور خود اعتمادی کی تعمیر ہے۔''

جہاں عوام کے اخلاق درست نہ ہوں' دیانتداری' رواداری اور خود اعتمادی کا فقدان ہو' حق و باطل کی تمیز مٹ گئی ہو' کردار کے ناسور سرطان کی طرح ہیئت اجتماعی میں پھیل گئے ہوں' وہاں اچھی حکومت کا قیام بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے اچھی حکومت کے علم برداروں کا اولین فرض عوام کے کردار کی تطہیر اور فکرِ صحیح کی تعمیر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 7 خلافت سے کیا مراد ہے اور خلیفہ کے اہم فرائض بیان کیجیے۔

جواب: خلافت/اسلامی حکومت (Caliphate / Islamic Government):

خلافت سے مراد ایسی طرزِ حکومت ہے جس کا قیام قرآن کے اصولوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ہو۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم میں سے وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو اس طرح زمین پر خلیفہ بنایا جائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنایا گیا تھا۔“ (النور۔ 55) یہ آیت ہمیں بتا رہی ہے کہ خلیفہ کے اہل صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔

خلافت کی ابتداء نبی کریمؐ کی وفات (632ء) کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے ساتھ ہوئی۔ رسول خداؐ نے اپنی زندگی میں کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کی رحلت کے بعد مسلمان اپنی پسند سے کسی مستحق شخص کو خلیفہ منتخب کریں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات (634ء) سے قبل عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے مشورے کے بعد حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد کیا اور پھر صاحب الرائے لوگوں سے توثیق کرائی۔ گویا حضرت عمرؓ کا انتخاب بھی جمہوری طریقے سے ہوا اور اس میں رائے عامہ کو بنیادی اہمیت دی گئی۔

حضرت عمرؓ پر جب قاتلانہ حملہ (645ء) کیا گیا اور ان کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو صحابہؓ نے آپؓ سے درخواست کی کہ وہ خلیفہ کو مقرر کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے چھ اشخاص (1) حضرت عثمانؓ (2) حضرت علیؓ (3) حضرت سعد بن ابی وقاص (4) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (5) حضرت زبیر بن عوام اور (6) حضرت طلحہؓ عبیداللہ پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ مقرر کی اور اسے اپنے ارکان میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کرنے کا اختیار دیا۔ اس مجلس نے حضرت عثمانؓ کے نام پر اتفاق کیا اور پھر مجمع عام نے بھی بیعت کی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت (657ء) کے بعد مہاجرین وانصار کی اکثریت نے مدینہ میں حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح چاروں خلفاء راشدین کا انتخاب مسلمانوں کے باہمی مشورے سے عمل میں آیا۔

حضرت علیؓ کی شہادت (661ء) کے بعد جب امیر معاویہ نے اقتدار سنبھالا تو شخصی یا خاندانی حکومت کا آغاز ہوا۔ درویشی اور سادگی کی جگہ شان وشوکت نے لے لی۔ شوریٰ کے نظام کا خاتمہ ہو گیا اور خلیفہ کی حیثیت ایک مطلق العنان حکمران کی سی ہو گئی۔ امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں ہی (671ء) میں اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو ولی عہد مقرر کر کے عالم اسلامی سے اس کے حق میں بیعت بھی لے لی۔ گویا موروثی نظام کا آغاز ہوا اور خلافت کی جگہ ملوکیت نے لے لی لیکن اس کا نام خلافت عثمانیہ کے خاتمے (1924ء) تک خلافت ہی رہا۔

خلیفہ کے فرائض:

ایک مثالی خلافت کو قائم کرنے اور اس کے نظم ونسق کو چلانے کے لیے خلیفہ کے اہم فرائض حسب ذیل ہیں:

(i) خلیفہ کا اولین فرض یہ ہے کہ خلافت کے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور رسول اللہؐ کی سنت کے مطابق چلائے۔

(ii) خلیفہ کا دوسرا اہم فرض ملک میں امن وامان قائم رکھنا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا میں امن وامان قائم کرنا اور شر کو ختم کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

(iii) خلیفہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ کفر کا انسداد کرے اور اسلام کی تبلیغ کرے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(iv) خلیفہ کا ایک اہم فرض معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔اس ضمن میں ضروری ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص پیدا کیا جائے۔امیر اور غریب کو بلاتفریق یکساں حقوق دیے جائیں۔نیکی کی تلقین کی جائے اور بدی سے روکا جائے۔

(v) خلیفہ کا یہ بھی فرض ہے کہ تمام کاموں کو اہل الرائے لوگوں سے مشورہ کر کے سرانجام دے۔

(vi) عدل کرنا بھی خلیفہ کا اہم فرض ہے۔

(vii) خلیفہ پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ خود امورِ سلطنت کی نگرانی کرے اور تمام واقعات سے باخبر رہے۔دیانتدار لوگوں کو حاکم و عامل مقرر کرے۔ملکی مالیات اور اقتصادیات کی نگرانی بھی خلیفہ کے فرائض میں شامل ہے۔

خلیفہ کی امورِ سلطنت کی عدم دلچسپی ایک ایسی صورت حال پیدا کرسکتی ہے جس میں ظلم اور ناانصافی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے اور مملکت تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

درسی کتاب کی مشق

سوال نمبر 1: حکومت سے کیا مراد ہے اور عاملہ کے فرائض بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 1۔

سوال نمبر 2: جمہوری مملکت میں مقننہ کے فرائض اور اختیارات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 2۔

سوال نمبر 3: عدلیہ کی اہمیت اور فرائض بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 3۔

سوال نمبر 4: جمہوریت کیا ہے اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 4۔

سوال نمبر 5: آمریت کی خوبیوں اور خامیوں پر روشنی ڈالیے۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 5۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سوال نمبر6 : عمدہ حکومت کے اوصاف بیان کیجیے۔

جواب : دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 6۔

سوال نمبر7 : خلافت سے کیا مراد ہے اور خلیفہ کے اہم فرائض بیان کریں۔

جواب : دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 7۔

سوال نمبر8 : خالی جگہوں کو پُر کریں۔

(i) حکومت ریاست کی ایجنٹ ہوتی ہے۔

(ii) ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہوتی ہے۔

(iii) جمہوریت (ڈیموکریسی) دو لفظوں ڈیموس اور کریٹوس سے نکلا ہے۔ ان کے معنی لوگ اور حکومت کے ہیں۔

(iv) جمہوریت ایسی طرز حکومت ہے جس میں بندوں کو __________ کرتے ہیں __________ نہیں کرتے۔

(v) آمریت کے معنی جابرانہ حکومت ہے۔

(vi) آمر اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے تمام جائز و ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے۔

(vii) خلافت کی ابتداء نبی کریمؐ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے ساتھ ہوئی۔

(viii) امیر معاویہ نے یزید بن معاویہ کو ولی عہد مقرر کیا۔

(ix) امیر معاویہ کے عہد میں خلافت کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔

(x) خلافت کے امور کو اللہ کی کتاب اور رسولؐ کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com